



”وہ ایسا ہے کہ (نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر سکتا ہے۔“

آنکھیں اگر اسے دیکھیں تو ان کے لیے اس ذات پاک کا ادراک ممکن ہی نہیں۔ پس اللہ عزوجل کی ذات پاک کا آنکھ کے ذریعہ حقیقی طور پر دیدار کیا جا سکتا ہے، لیکن اس دیدار کے ساتھ اس کی ذات پاک کا ادراک نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کی ذات اقدس اس سے کہیں عظیم و برتر ہے کہ اس کا احاطہ کیا جاسکے۔ سلف کا یہی عقیدہ ہے کہ انسان کو آخرت میں دیدار باری تعالیٰ کی سعادت حاصل ہوگی، ان کی رائے میں آخرت میں بندے کے لئے سب سے بڑی نعمت یہی ہوگی کہ اس کو دیدار باری تعالیٰ کی سعادت میسر آئے۔ اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

«أَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ» (سنن النسائی، السمو، باب نوع آخر من الدعاء، ج: ۱۳۰۶ و مسند احمد: ۱۹۱/۵)

”میں تجھ سے تیرے چہرہ اقدس کی طرف دیکھنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں۔“

لذت نظر کا سوال اس لیے کیا کہ دیدار باری تعالیٰ کی لذت ایسی عظیم ترین لذت ہوگی کہ اس کا ادراک اس کے سوا اور کوئی کر ہی نہیں سکتا جسے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس نعمت سے سرفراز فرمادیا ہو۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بھی اپنے ان بندوں میں شامل فرمائے۔ یہ ہے دیدار باری تعالیٰ کی حقیقت جس پر تمام سلف کا اجماع ہے۔

جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو آنکھ سے دیکھا نہیں جا سکتا، لہذا رویت الہی دراصل کمال یقین سے عبارت ہے، تو اس کی یہ بات باطل ہے، اور دلائل و براہین کے خلاف ہے اور امر واقع اس کی تکذیب کرتا ہے، کیونکہ اس بارے میں کمال یقین کا وجود تو دنیا میں بھی پایا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کی تفسیر میں فرمایا ہے:

«الاحسان أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَإِنَّهُ يَرَاكَ» (صحیح البخاری، الایمان، باب سوال جبرئیل النبی ﷺ عن الایمان والاسلام والاحسان، ج: ۵۰ و صحیح مسلم، الایمان، باب بیان الایمان والاسلام والاحسان... ج: ۸)

”احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں تو بہر حال دیکھ رہا ہے۔“

اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، حقیقت میں ایسی کمال یقین ہے، لہذا یہ دعویٰ کرنا کہ رویت کے بارے میں وارد نصوص سے مراد کمال یقین ہے بے سود ہے کیونکہ جسے کمال یقین حاصل ہو وہ اس شخص کی طرح ہے جو آنکھ سے مشاہدہ کر رہا ہو، لہذا یہ ایک باطل دعویٰ ہے اس کی حیثیت قرآن مجید اور سنت نبویہ کے نصوص کی تحریف ہے اور کچھ بھی نہیں، یعنی یہ تفسیر نہیں بلکہ باطل تحریف ہے، لہذا اس کی تردید واجب ہے، خواہ اس کا قائل کوئی بھی ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 93



محدث فتویٰ